Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ، ۴، نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۴، نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۰

خدا کے وجود میں چھپ جائیں

"دنیا کے شور و غوغا سے گھبرا کر اگر آپ نے دوڑنا ہے تو خدا کی طرف دوڑیں۔ اگر چھپنا ہے تو خدا کے وجود میں چھپ جائیں۔ اور جو لوگ خدا کے وجود میں چھپ جایا کرتے ہیں ان کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ وہ لازماً غالب آیا کرتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دُعا کو قبول نہیں کرتا۔ یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ اُن کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ اصل میں وہ نادان اس قانونِ الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔ جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہوگا وہ خوب اس قاعدہ سے آگاہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مان لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں۔ انہی کو مان لینا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک ہی پہلو پر زور دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس کے مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنیوالے بنو۔

(صاحب ایمان۔ ناقل) کے لئے مصائب ہمیشہ نہیں رہتے اور نہ لمبے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس کے واسطے رحمت، محبّت اور لذّت کا چشمہ جاری کیا جاتا ہے۔ عاشق لوگ عشق کے غلبہ کے وقتوں اور اس کے دردوں میں ہی لذّت پاتے ہیں۔ یہ باتیں گو ایک خشک محض انسان کے لئے سمجھانی مشکل ہیں مگر جنہوں نے اس راہ میں قدم مارا ہے وہ ان کو خوب جانتے ہیں بلکہ ان کو تو معمولی آرام اور آسائش میں وہ چین اور لذّت نہیں ہوتی جو دُکھ کے اوقات میں ہوتی ہے۔

مثنوی رومی میں ایک حکایت ہے کہ ایک مرض ایسا ہے کہ اس میں جب تک اس کو مکّے مارتے کوٹتے اور لتاڑتے رہتے ہیں تب تک وہ آرام میں رہتا ہے ورنہ تکلیف میں رہتا ہے۔ سو یہی حال اہل اللہ کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب و شدائد کے مشکلات آتے رہیں اور اُن کو مار پڑتی رہے تب تک وہ خوش ہوتے اور لذّت اٹھاتے ہیں ورنہ بے چین اور بے آرام رہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۹۹-۲۰۰)

کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی صحتیابی کیلئے خصوصی درخواست دعا

محترم کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ اس مخلص خادم سلسلہ اور نافع الناس وجود کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔

بریگیڈیئر ریٹائرڈ مکرم اقبال احمد شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن گزشتہ ایک ہفتہ سے بعارضہ قلب اور دیگر عوارض کی وجہ سے فضلِ عمر ہسپتال میں چند روز زیر علاج رہ کر اب گھر واپس آگئے ہیں۔ تاہم کمزوری خاصی ہو گئی ہے۔ ابھی بیماری کا اثر بھی نمایاں ہے۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

اگر آپ الفضل کے خریدار ہیں اور آپ کو پرچہ نہیں مل رہا تو مہربانی فرما کر جب بھی پرچہ نہ ملے ہمیں ضرور اطلاع دیں
شکریہ (مینیجر)

درد دعا بن جایا کرتا ہے اور وہی دعا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بارہا میں نے جماعت کو پہلے بھی متوجہ کیا ہے کہ سارے قرآن کریم میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق ایک بھی اشارہ نہیں ملتا کہ بدی کو دیکھ کر آپؐ غصے میں آجاتے ہوں ہاں بدی کو دیکھ کر آپؐ بے حد رنجیدہ ہوجاتے تھے۔ بے حد دکھ محسوس کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کو آپؐ کو بار بار متوجہ فرمانا پڑا کہ اے محمد! ان ظالموں کے لئے تو کیوں اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ کیا تو اپنے آپ کو اس غم سے ہلاک کرلے گا کہ یہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ کہیں بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غضبناک ہونے کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن بے انتہا دردناک ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ پس آپ بھی اپنی نسلوں کو کبھی نمازوں پر قائم نہیں کرسکیں گے جب تک آپ ان کے لئے درد محسوس نہ کریں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے درد دعا بن جایا کرتا ہے اور وہی دعا ہے جو درد ہو اس کے سوا کوئی دعا نہیں ہے۔ وہی دعا مقبول ہوتی ہے جس کے ساتھ دل پگھلا ہوا ہو۔ پس دیکھیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرتِ حسنہ پر غور کرنے سے کیسے کیسے زندگی کے راز ہمیں ملتے ہیں۔ ایک انسانی زندگی کے نہیں، ایک قومی زندگی کے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے تمام انسانوں کی زندگی کے راز سیرۃ نبوی میں مضمر ہیں اور اسی سے ہمیں سیکھنے ہوں گے۔ پس اپنی اولاد کو نمازوں کی طرف اس طرح متوجہ کریں اور پھر رفتہ رفتہ آگے بڑھیں اُن سے نمازیں سُنیں اگر ٹھیک نماز نہیں آتی تو ان کو سکھانا شروع کریں اور اس وقت آپ میں سے بہت سے ایسے بھی نکلیں گے جنہیں احساس پیدا ہوگا کہ ان کو بھی نماز صحیح نہیں آتی جب ترجمہ سکھانے کا وقت آئے گا تو آپ میں سے بہت سے ایسے بھی ہوں گے جن کو خود نماز کا ترجمہ نہیں آتا ہوگا، جب یہ بتانے کا وقت آئے گا کہ جو کچھ پڑھتے ہو دل لگا کر پڑھنے کی کوشش کرو تو بہت سے ایسے ہوں گے جن کو یاد آئے گا کہ وہ خود بھی تو دل لگا کر نہیں پڑھتے رہے، تو یہ تربیت ایسی ہوگی جو دوطرفہ ہوگی۔ آپ اپنی اولاد کو زندگی کا پانی عطا کر رہے ہوں گے اور آپ کی اولاد آپ کو زندگی کا پانی عطا کر رہی ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ نبوت ۱۳۶۸ ہش — ۴ نومبر ۱۹۸۹ء

جمہوریت کا استحکام

ہر کام جو جائز ہوتا ہے اس پر عمل کرنا لازمی تو نہیں ہوتا کوئی شخص اس بات پر اصرار کرے کہ جائز ہے ۔ میں کیوں نہ کروں تو اس کا یہ اصرار کامیاب بھی ہو جائے تو اس کے نقصان کے احتمال کو کوئی نہیں روک سکتا ۔ بات تو عجیب سی لگتی ہے کہ کام جائز بھی ہو اور پھر بھی یہ مشورہ دیا جائے کہ اس پر عمل نہ کرو ۔ لیکن ہے یہ بات بہت درست ۔ قرآن کریم نے جائز اور طیب کی طرف اشارہ کر کے ہمیں یہ راز بتایا ہے سڑاند والا کھانا ناجائز تو نہیں ممکن ہے وہ پلاؤ یا بریانی ہی ہو لیکن وہ طیب نہیں ہے اس لئے اسے استعمال نہیں کیا جاتا ۔ یا نہیں کیا جانا چاہیئے ۔ کون ہے جو یہ کہے کہ یہ کھانا چونکہ حرام نہیں ہے ناجائز نہیں ہے ۔ اس لئے میں ضرور کھاؤں گا ۔ اگر کوئی شخص اس بات پر اصرار کرے تو یقیناً نقصان اٹھائے گا ۔

یہی بات سیاسی رنگ میں ملک کی وزیراعظم نے تحریکِ عدم اعتماد کی ناکامی کے بعد اسمبلی ہال میں کہی ہے ۔ عدم اعتماد کی تحریک ایک سیاسی عمل ہے اور جائز عمل ہے لیکن یہ کب طیّب ہے اور کب طیّب نہیں ۔ یہ دیکھنا سیاستدانوں کا کام ہے اس دفعہ تحریکِ کے پیش ہونے سے قبل جو ملک کا حال ہوا ہے جس طرح ملک کی ساری آبادی پریشان رہی ہے ۔ افسرانِ مملکت اس کی مصروفیت کی وجہ سے کسی اور طرف توجہ نہیں دے سکے ۔ اراکینِ اسمبلی کے سودے ہوئے ۔ اور ضمیریں خریدنے اور بیچنے کی کوشش کی گئی ۔ یہ سارا عمل اس طرف توجہ مبذول کرواتا ہے کہ عمل تو جائز ہے لیکن ہے غیر طیّب ۔

اور تحریک کی ناکامی کے بعد جو کچھ ہوگا ۔ انسانی فطرت کو جانتے پہچانتے ہوئے اس سے بھی ڈر لگتا ہے ۔ ایک طرف کامیابی پر فخر اور دوسری طرف ناکامی کی حسرت ۔ جب فخر اور حسرت کا آپس میں ٹکراؤ ہوگا تو عوام الناس کا کیا بنے گا ۔ مختلف ادارے کیا رویّہ اختیار کریں گے ۔

خدا کرے کہ ملک کو امن و امان نصیب ہو اور نصیب رہے اور اس امن و امان کی سب سے زیادہ ضرورت عوام الناس کو ہے ۔ ہم جیسے عوام الناس کو ۔

آؤ ہم سب مل کر سوچیں
کیا کہنا ہے کیا کرنا ہے
جینے دے کر خود جینا ہے
یا لڑ لڑ کر ہی مرنا ہے

ـــــ ابوالاقبال ـــــ

بادل آفات و مصائب کے جو پھر چھائے ہیں
نصرتِ باری تعالےٰ کی خبر لائے ہیں

جب زمانہ کبھی محتاجِ نشاں ہوتا ہے
طُور پر یارِ ازل جلوہ کناں ہوتا ہے

ہمدمو پا لو غمِ دل کو مگر یاد رہے
آپ کا چہرہ بشاشت سے سدا شاد رہے

کام آئے گا یہ غمِ یار کی محفل میں ہمیں
وہ بٹھائے گا بصد پیار تہہِ دل میں ہمیں

دِل اگر جلتا ہے دشنام سے جل جانے دو
کر لو کندن اسے ہر مَیل نکل جانے دو

ہم کو دُنیا نے چُنا مشقِ ستم کی خاطر
یار نے ہم کو چُنا اپنے کرم کی خاطر

تیز اور تُند ہواؤں سے جو ٹکرائیں گے
اپنے معراج کو ہم جلد پہنچ جائیں گے

آج مجبور ہیں ہم کل سرِ منزل ہوں گے
ساقیٔ ماہ جبیں رونقِ محفل ہوں گے

کیوں ہو شبیرؔ بھلا فکرِ ہزیمت ہم کو
جب خدا نے ہے دیا وعدۂ نصرت ہم کو

چوہدری شبیر احمد

کر نہ کر

- تو اپنا مال ہمیشہ جائز اور نیک کام میں خرچ کر ۔
- تولنے کے وقت پورا تول کر دے ۔
- ماپنے کے وقت پورا ماپ کر دے ۔
- تو حتی الوسع کوئی پیشہ یا دستکاری ضرور سیکھ ۔
- تیرے کاموں میں بد انتظامی اور بے ترتیبی نہ ہو ۔
- تو لوگوں کے خطوط کے جواب جلد سے جلد دیا کر ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ک-م-ساھی
ربوہ

ایک خط ایک رُوداد

پہلے تو دعا گو ہوں آپ کے لئے اور الفضل کے لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکیوں والی، خوشیوں والی اور صحت و سلامتی والی لمبی فعّال زندگی سے نوازے زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور معین و مددگار ہر آن رہے اور الفضل کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی سے ہمکنار کرے۔

خاکسار روزانہ اخبار الفضل پڑھتا ہے۔ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۹ء کی اخبار میں مکرم محترم مبشر احمد صاحب ظفر کا ملکی تعارف پڑھا۔ جب خاکسار نفوذ احمدیت کا پیرا پڑھ رہا تھا تو دل میں یہ خیال آیا کہ مکرمی مبشر احمد صاحب ظفر کو سن میں غلطی لگی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں کانگو میں احمدیت کا نفوذ ہوا اور مہینہ جون کا تھا۔ اب آپ اس خاکسار نابکار سے یہ سوال کریں گے کہ بھائی تمہیں کیسے پتہ ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ خاکسار فروری ۱۹۶۲ء میں یو۔این۔او کی فوج میں عارضی ڈیوٹی پر پاکستان سے گیا۔ (یو۔این۔او نے مختلف ممالک سے کانگو کی خانہ جنگی ختم کروانے کے لئے فوجی دستے منگوائے تھے۔ پاکستان سے بھی فوج کے دستے ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۳ء تک جاتے رہے)

خاکسار ۱۹۶۲ء فروری میں وہاں گیا۔ اس وقت دار الحکومت لیو پولڈ وِلی (کنشاسا) پہلے ہمارا دستہ لیو پولڈ وِلی گیا وہاں چند دن قیام کے بعد وہ دستہ چار حصوں میں تقسیم ہو کر مختلف بیسز پر بھیج دیا گیا۔ خاکسار جس پارٹی میں تھا وہ پارٹی الزبتھ وِلی صوبہ کٹنگا گئی اور اپنی ڈیوٹی سنبھال لی۔ الزبتھ ایئرپورٹ پر پارٹی کے قیام کا بندوبست تھا۔ ایک دن خاکسار سیر کرتا ہوا ایئرپورٹ کے سرے پر چلا گیا وہاں ایک اچھی سی جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ایک مرد اور ایک عورت وہاں خاکسار کے پاس آ گئے (کچھ فاصلہ پر ایک بستی تھی وہاں سے) دونوں نے مجھ سے سوال کیا سواحیلی زبان میں کہ ہمیں کچھ پیسے دو میں سواحیلی سے ناواقف تھا میں سمجھ نہ سکا کہ کیا کہہ رہے ہیں انہوں نے اشاروں سے بتایا کہ ہم بھوکے ہیں۔ میرے پاس کچھ فرینک تھے میں نے وہ دے دیئے۔ دوسرے دن شام کو پھر خاکسار وہاں گیا وہ پھر آ گئے۔ اور سوال کیا (وہ دونوں وہاں کے مقامی تھے) میں نے اسے اشاروں سے ہی سمجھانے کی کوشش کی کہ اس طرح مانگنا اچھا نہیں کوئی کام کرو۔ اس نے کہا کہ کام نہیں ملتا۔ دوسرے دن خاکسار نے اپنے کمانڈر سے بات کی بہت اچھے انسان تھے کیپٹن احمد صاحب، میں نے درخواست کی کہ جناب ایک کانگولی ہے اسے لیبر رکھ لیں (ہمیں یو۔این۔او کی طرف سے لیبر رکھنے کی اجازت تھی) اگر کوئی جگہ خالی ہے تو کیپٹن صاحب نے از راہِ شفقت میری درخواست منظور کر لی ایک جگہ خالی تھی سو دوسرے دن اس کو لیبر رکھ لیا یو۔این۔او تنخواہ اچھی خاصی دیتی تھی وہ میرا بہت شکر گذار ہوا۔ اور چھٹی کے بعد بھی وہ میرا چھوٹا موٹا کوئی کام کرنا چاہتا تو میں اسے روک دیتا، بوٹ پالش وغیرہ، آہستہ آہستہ پانچ چھ ماہ میں مَیں نے بھی تھوڑی سی سواحیلی سیکھ لی تھی اور گذارہ کر لیتا تھا یعنی کسی کی بات سمجھ بھی لیتا تھا اور سمجھا بھی لیتا تھا سواحیلی میں دو تین دفعہ اس شخص نے جس کا نام اڈولا تھا مجھے نماز پڑھتے بھی دیکھا۔ ایک دن اس نے خاکسار سے پوچھا یہ تم کیا کرتے ہو خاکسار نے جواب دیا کہ اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے مجھے پیدا کیا اور اپنے دینِ فطرت پر ایمان لانے کی توفیق عطا کی اور ان گنت نعماء سے نوازا وہ حیران سا ہوا میں نے اس سے پوچھا کہ تم بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہو اس نے جواب دیا نہیں وہ نام کا عیسائی تھا لیکن عیسائیت سے سخت متنفر بھی وہ اس لئے کہ یہ لوگ بیلجیئم کے غلام تھے اور بیلجیئم نے ان لوگوں پر بہت مظالم ڈھائے تھے۔ ایک دن اتوار کو چھٹی کے دن اس نے خاکسار کو اپنے گھر آنے کی دعوت بڑے خلوص اور محبت سے دی جو میں رد نہ کر سکا۔ وہاں اڈولا کے گھر گیا تو بہت سے لوگ مرد عورت بچے اکٹھے ہو گئے اور بڑے پیار و محبت سے پیش آئے میں بڑا متاثر ہوا اسی دن خاکسار نے رات کو سیدنا فضل عمر کو خط لکھا سب حالات وہاں کے لکھے نیز لکھا کہ میں نہ تو اچھی طرح سواحیلی زبان جانتا ہوں نہ ہی عالم ہوں کہ ان لوگوں کو کچھ بتا سکوں یہ زمین احمدیت کے لئے بہت زرخیز ہے۔ حضور نے وکالت تبشیر کو لکھا میرا ایڈریس دیا وکالت تبشیر والوں نے مجھے لکھا کہ مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر، مولانا محمد منور صاحب، مولانا حکیم ابراہیم صاحب ماریشس ٹانگانیکا اور یوگنڈا کو تمہارا ایڈریس لکھ دیا ہے وہاں سے تمہیں لٹریچر پہنچ جائے گا۔ جون ۱۹۶۲ء میں خاکسار کو ایک بہت بڑا بنڈل مکرم محترم مولانا اسماعیل صاحب منیر کی طرف سے جس میں سواحیلی اور فرنچ میں لٹریچر تھا موصول ہوا۔ پھر مکرم محترم مولانا محمد منور صاحب کی طرف سے بھی لٹریچر موصول ہوا سواحیلی میں قرآن کریم کا ترجمہ ۴ کاپیاں خاکسار نے ہدیہ دے کر مکرم محترم مولانا ابراہیم صاحب یوگنڈا سے منگوائیں یہ تمام لٹریچر جب خاکسار کو مل گیا تو خاکسار نے اڈولا صاحب سے کہا کہ جتنے لوگ آپ کی بستی میں پڑھے ہوئے ہیں ان کو یہ تقسیم کر دیں وہ خود بھی پڑھے ہوئے تھے تھوڑا بہت اور ان کی ایک ہمشیرہ اچھی خاصی تعلیم یافتہ تھیں اور لوگ بھی اس بستی میں پڑھے ہوئے غرضیکہ وہ تمام لٹریچر جوان لوگوں کی ضرورت کے لئے کافی تھا وہ سب ان لوگوں تک پہنچا دیا تقریباً ایک ماہ کے بعد اُن میں سے اڈولا صاحب کی ہمشیرہ اور ایک ٹیچر تھے ان دونوں نے احمدیت قبول کر لی۔ اس دوران ان لوگوں سے زبانی بھی بات چیت ہوتی رہی۔ جب ان لوگوں نے احمدیت قبول کی تو میں نے مولانا منور صاحب کو خط لکھا انہوں نے بیعت فارم سواحیلی زبان میں چھپے ہوئے ارسال کئے جو ان لوگوں کو دیئے اور پُر کروا کر مخدومی محترمی لیفٹیننٹ کرنل (بعد میں بریگیڈیئر) نصیر احمد شاہ صاحب جو کہ حضرت یحیٰی خان صاحب جو کہ قادیان میں حضرت فضلِ عمر کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے اُن کے داماد ہیں بیعت فارم ان کی معرفت مرکز میں بھجوائے اسی طرح تقریباً ۱۵ افراد نے بیعت کی ان تمام حالات و واقعات سے خاکسار مولانا اسماعیل صاحب منیر اور مولانا محمد منور صاحب کو گاہ بگاہ اطلاع دیتا رہا۔ اور وکالت تبشیر کو بھی لکھتا رہا ان لوگوں کی اصلاح کے لئے عصر مغرب عشاء کی نمازیں ان کے ساتھ پڑھا کرتا تھا ان کے بچوں کو نماز یاد کروایا کرتا تھا جب وہاں سے آنے لگا تو تبشیر والوں کو اطلاع دی وہاں سے حکم ملا کہ ان لوگوں کا رابطہ ٹانگانیکا مشن کے ساتھ کرا دو میرے بعد وہاں مکرم محترم صوبیدار میجر برکت علی صاحب (آج کل دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں کارکن ہیں) گئے اور ان لوگوں کی اصلاح وغیرہ کرتے رہے۔ ٹانگانیکا سے ایک احمدیہ اخبار بھی نکلتا تھا البشریٰ اس میں ۱۹۶۳ء جنوری میں یہ کارروائی چھپی تھی۔ یہ ہے اصل کانگو میں احمدیت کے نفوذ کی روداد۔

۱۹۶۲ء جون جولائی تین شہروں میں میری ڈیوٹی رہی اور تینوں شہروں میں یہ لٹریچر تقسیم کئے۔ (۱) الزبتھ وِلی ابرٹ وِلی (جھیل ٹانگانیکا کے کنارے) اور لمینہ بیس۔ لیکن بیعت اس وقت تک دو جگہ یعنی شہروں میں ہوئی الزبتھ وِلی اور البرٹ وِلی۔

آخر میں خاکسار اپنے کچھ حالات بھی بتانا چاہتا ہے۔ خاکسار نے مڈل تک تعلیم ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان میں پائی۔ خاکسار کو اپنی کم علمی اور کم مائیگی کا اعتراف ہے میری دینی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے اور دنیوی تعلیم بھی کوئی قابلِ ذکر نہیں اگر خاکسار کو لٹریچر نہ ملتے تو خاکسار کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی اس خاکسار کو نصیب ہوئی یہ سعادت۔

خاکسار نے تمام حالات و واقعات لکھ دیئے ہیں اب آپ اگر مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں یہ آپ کی صوابدید پر ہے آخر میں خاکسار آپ سے اور تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور خاکسار کو سچا اور پکا احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

پاکستان کیلئے دعا کی ضرورت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے گزشتہ ایام میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں پاکستان کی موجودہ سیاسی، سماجی اور دیگر ہر قسم کی زندگی میں بگاڑ پیدا ہونے کی کیفیات کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو تلقین فرمائی کہ پاکستان کے لئے درد دل سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حالات بہتری کی طرف موڑ دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کیفیت کا احساس اب زبان پر آنے لگا ہے۔ اور مختلف الخیال لوگ اس کا کھل کر اظہار بھی کرنے لگے ہیں ختم نبوت جلد نمبر ۸ کے شمارہ نمبر ۱۴ میں یہ عبارتیں قابل غور ہیں۔

"وطن عزیز کے مجموعی حالات پر نظر کرنے سے جو سب سے پہلا تاثر ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ' اس قوم سے ناراض ہیں اور یہ قوم قہر الٰہی کی چکی میں پس رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں مقبولان الٰہی اس قوم کے لئے دست بدعا ہیں اور وہ اپنے نالۂ نیم شبی کے ذریعے بارگاہِ الٰہی سے اس قوم کی صلاح و فلاح کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ لیکن قوم کا پیمانۂ جرائم اس قدر لبریز ہے کہ ان کی دعائیں بھی مؤثر و کارگر نہیں ہوتیں۔ بعض گناہ تو ایسے ہیں جنہیں ہر شخص کھلی آنکھوں دیکھ رہا ہے اور گناہگار بھی انکو گناہ ہی سمجھ کر کرتے ہیں۔ لیکن بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کی طرف کسی کو التفات ہی نہیں ہوتا۔ اس نوعیت کے بے شمار گناہوں میں ہم مبتلا ہو کر غضب الٰہی کے مستحق ہو رہے ہیں۔ یہاں صرف دو گناہوں کا ذکر کرتا ہوں ان میں سے ایک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کر دینا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

(ترجمہ) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا۔ اور برائی سے روکنا ہوگا۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجے۔ پھر تم اس سے دعائیں کرو۔ اور تمہاری دعائیں بھی نہ سنی جائیں۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

(ترجمہ) لوگ جب برائی کو ہوتا ہوا دیکھیں اور اس کی اصلاح نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب عام نازل کر دے۔

اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ کیا ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اس جرم میں مبتلا نہیں۔ ہمارے ذاتی مفادات کو اگر ذرا بھی ٹھیس لگتی ہے تو ہم سراپا احتجاج بن جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے سامنے احکام الٰہیہ کو کھلے بندوں توڑا جاتا ہے۔ فواحش و بے حیائی کے پھیلانے کی ہر چار سو کوششیں ہو رہی ہیں۔ دین کے قطعی فرائض و شعار کو مٹایا جا رہا ہے۔ اور اہوا و بدعات کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس صورت حال کی اصلاح کیلئے کوئی کوشش نہیں ہو رہی۔ اس کے نتیجے میں اگر ہم عذاب عام کی لپیٹ میں آ رہے ہوں تو اس میں قصور کس کا ہے۔ دوسرا گناہ جس میں تاسیس پاکستان سے لے کر آج تک ہم لوگ مبتلا ہیں۔ وہ مقبولان بارگاہ الٰہی کی توہین و تذلیل ہے (آگے چل کر) اب کچھ ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ شاید حق تعالیٰ اس قوم سے ناراض ہیں۔ اور اس کے غضب کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں۔ اور شدید خطرہ ہو گیا ہے کہ اس کا حشر بھی ان برباد شدہ ملکوں جیسا نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔

(ذرا اور آگے چل کر)

ہم نے بیّنات کے صفحات پر بار بار... ان حقائق کا واشگاف اظہار کیا ہے کہ خدا کے لئے اس ملک پر رحم کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والی زندگی سے توبہ کرو۔ موجودہ صورت حال اور دردناک حالات ہماری شامت اعمال کے نتائج ہیں۔ جن کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ نہ جان محفوظ ہے۔ نہ آبرو محفوظ۔ اور نہ مال محفوظ۔ بجائے روز افزوں ترقی کے روز افزوں قعر مذلت میں گرتے جا رہے ہیں۔ بہر حال اس وقت اس کی ضرورت ہے کہ ہمارے واعظین اور خطباء و مقررین ان حقائق کو امت کے کانوں تک پہنچائیں اور ہمارے اخبارات و مجلات، ریڈیو ٹیلیویژن وغیرہ ذرائع نشر و اشاعت سے ان حقائق کو واضح کرائیں اور صحیح اسلامی معاشرت سے زندگی کے ثمرات و نتائج سے روشناس کرائیں۔ اور اسلامی حکومتیں جن خطرناک غلطیوں سے دنیا کے صفحہ سے مٹ گئیں ہیں ان کی عبرتناک داستانیں سنائیں اور بتلائیں کہ مسلمانوں پر من حیث القوم خدا فروش زندگی کبھی راس نہیں آئی۔ اور ظلم اور کبر اور بربریت کے ساتھ کوئی مسلمان بھی اس کے برے عواقب سے بچ نہیں سکتا۔ اور حق تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے آخرت سے پہلے ہی ان مجرموں کو دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے آخر پاکستان کے اندر ہی کیا کوئی مرقع عبرت نہیں۔"

جرمنی۔ ایک بنک

آپ کے پاس اگر پرانا نوٹ ہو تو آپ اسے کسی بنک سے بدلوا سکتے ہیں۔ بنک تو مشہور ہی نئے نوٹوں کے لئے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات لوگ کہتے ہیں یہ پرانا نوٹ ہے؟ میں تو ابھی بنک سے لایا ہوں۔ گویا کہ بنک نئے نوٹوں کی جگہ ہے لیکن ایک بنک ایسا بھی ہے جہاں پر نہ صرف پرانے نوٹ اور سکے موجود ہیں بلکہ اتنے پرانے کہ آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے اور نہ صرف نوٹ بلکہ ہر وہ چیز جو کسی زمانے میں روپے پیسے کی جگہ استعمال ہوتی رہی ہے اس میں سیپیاں بھی ہیں اور پرندوں کے خوبصورت پر بھی۔ اور ایسے نوٹ بھی جن کی مالیت ایک سو ٹریلین مارک۔ ٹریلین مارک کو اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ ایک کے آگے ۱۴ صفر لگائے جائیں۔ یہ چیزیں مغربی جرمنی کے بنڈس بنک میں رکھی ہوئی ہیں اور یہ بنک یورپ کا سب سے مضبوط بنک سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر دو کمروں میں سکوں کا ایک عجائب گھر بنا ہوا ہے جہاں پر سیپیاں ہیں۔ جانوروں کے دانت ہیں۔ پرندوں کے خوبصورت پر ہیں جو کہ گزشتہ تہذیبوں میں روپے پیسے کی جگہ استعمال ہوتے تھے اور اس کے علاوہ موجودہ زمانے کے سونے کے سکوں سے بھی یہاں کی الماریاں بھرتی چلی جا رہی ہیں۔ سب سے پرانا سکہ ۶۳۰ قبل مسیح کا ہے اور سب سے قیمتی اور اہم سکہ اتھینیا کا ۱۰ ڈراہمہ کا سکہ ہے جو ۴۸۰ قبل مسیح میں تیار کیا گیا تھا ۱۹۷۴ء میں ایک ایسا ہی سکہ ۸ لاکھ سوئٹزرلینڈ کے فرانکس میں نیلام ہوا تھا اب اس کی قیمت ۴۶۶۰۰۰ ڈالر سمجھ لیجیئے یہ آج تک کسی سکے کے لئے نیلامی میں ادا کی گئی قیمت سب سے زیادہ ہے اور یہ بات ہمیں اس عجائب گھر کے ڈائریکٹر ارسلا ہیجن جھنکے URSULA HAJEN-JAHNKE نے بتائی ہے۔ اس بنک میں سب سے بڑی مالیت کا نوٹ ایک سو ٹریلین مارک کا ہے ایک کے آگے ۱۴ صفر لگانے سے ایک سو ٹریلین بنتا ہے۔ گویا کہ ایک ٹریلین میں ۱۲ صفر لگائے جاتے ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں جب جرمنی میں افراط زر انتہا کو پہنچا ہوا تھا یہ نوٹ تیار کیا گیا تھا۔ اس وقت ایک روٹی خریدنے کے لئے ریڑھی بھر بنک نوٹ لے جانے پڑتے تھے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اب اس کی موجودہ دور میں کیا قیمت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بات درست ہے کہ جرمنی نے آج تک جو نوٹ بنائے ہیں ان میں یہ سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس بنک میں جرمنی کی جنگ سے پہلے کے سکے اور نوٹ جو امریکیوں سے جنگِ عظیم دوئم کے بعد خریدے گئے تھے، بھی رکھے گئے ہیں لیکن اس کے علاوہ جنگ کے دوران کے متعلقہ کاغذات جو ضائع ہو گئے تھے دوبارہ حاصل کر کے بھی نہایت قرینے سے رکھا گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ عجائب گھر ان تمام سکوں کو یہاں رکھنا چاہتا ہے جو موجودہ جرمنی کے نقشے سے پہلے پولینڈ، چیکوسلاکیہ اور روس کے حصے نہیں تھے اور اب ان کے حصے بن چکے ہیں۔ ان کے علاوہ جعلی اور مسخ شدہ نوٹ بھی رکھے گئے ہیں۔

اس بنک کے بورڈ کے ڈائریکٹرز جنکی تعداد سات ہے، کو پرانے سکے خریدنے کے لئے خاصی بڑی رقم مہیا کی جاتی ہے۔ ارسلا نے بتایا کہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح خرچ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانے والی رقم سال یہ سال کتنی ہوتی ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ خاصی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ بنک کا ارادہ یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اس عجائب گھر کے لئے ایک الگ عمارت تعمیر کی جائے اور اس میں ان ساری چیزوں کو انتہائی حفاظت اور سلیقے کے ساتھ رکھا جائے بیرونی لوگ جب ان کمروں میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں دروازے پر اپنا پاسپورٹ جمع کروانا پڑتا ہے جس کے عوض میں انہیں ایک پاس دیا جاتا ہے اور وہ ایک حفاظتی دروازے میں سے گزر کر اندر جاتے ہیں لیکن امید ہے کہ یہ طریق بدلنا پڑے گا۔ اور جب نئی عمارت بن جائے گی جس میں سکے بھی ہوں گے۔ لائبریری ہوگی اور آرکائیوز اور دوسرے دفاتر موجود ہوں گے پھر بنک والے کہتے ہیں کہ ہم باقاعدہ ایک عجائب گھر کی صورت میں اسے مقررہ اوقات پر کھولا کریں گے۔ اگر آپ کو جرمنی جانے کا موقع ملے یا اگر پہلے ہی سے آپ جرمنی میں موجود ہیں تو اس بنک کے اس حصے کو ضرور دیکھئے گا۔ پرانی تہذیبوں کا ایک نہایت اہم رخ آپ کے سامنے آئے گا۔ اور آپ یقیناً اس سے محظوظ ہوں گے۔

امریکہ کی دریافت کی ۵۰۰ ویں سالگرہ

کرسٹوفر کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ دریافت کیا تھا۔ اور اگرچہ اس دریافت کا ۵۰۰ واں سال تو ۱۹۹۲ء میں ہوگا لیکن سپین میں ابھی سے اس ۵۰۰ ویں سالگرہ کی تقریبات کا آغاز ہو رہا ہے۔ اگرچہ دوسری طرف احتجاج بھی کیا جا رہا ہے کہ یہ سالگرہ کوئی ایسی بات نہیں جسے منایا جائے۔ سپین کی حکومت نے ان تقریبات کے آغاز کے لئے ایک اوپرا تیار کیا ہے

بائیں بازو کے بعض نوجوان سمجھتے ہیں کہ یہ دریافت نوآبادیاتی نظام کے آغاز کا باعث تھی اور وہاں کے انڈینز کے قتل و غارت کا۔ چنانچہ ان نوجوانوں نے بارسی لونا میں کولمبس کے بت پر اپنے آپ کو بند کر لیا تاکہ ان تقریبات پر احتجاج کا مظاہرہ کر سکیں بعض دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ ۱۴۹۲ء وہ سال ہے جس میں سپین سے یہودیوں کو نکالا گیا تھا۔ اور اسی طرح عربوں کو بھی، جنہوں نے سینکڑوں سال تک اس ملک کو اپنے قبضے میں کئے رکھا تھا، نکال دیا گیا تھا۔

دراصل ۱۹۹۲ء میں سپین ایک عالمی میلہ منعقد کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس ۵۰۰ ویں سال کو لاطینی امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرنے کا ایک ذریعہ بنا سکے اور اس دریافت کے معاملے کو اس رنگ میں استعمال کیا جا سکے کہ اس کے مستقبل پر اثر انداز ہو۔ اس سالگرہ کے لئے سرکاری کمیشن کے پریذیڈنٹ لوئیس یانیز (LUIS YANEZ) نے کہا ہے کہ ہم پہلے ہی جانتے ہیں کہ ان تقریبات کے متعلق لوگ آپس میں مختلف خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ تاریخ سب لوگوں کے لئے اہمیت کی حامل ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ امریکہ کی دریافت کے نتیجے میں وہاں کے انڈینز لوگوں پر بہت ظلم ہوا۔ ایک ایسی بات ہے جس پر اب بحث و تمحیص کی ضرورت نہیں۔ کوئی اور شخص امریکہ کو دریافت کرتا تب بھی یہی حالات رونما ہوتے یا ان سے بھی بدتر۔ اور یہ کہ اس وقت یہودیوں کو سپین سے نکالا گیا تھا۔ یہ بات بھی اس وقت کسی اہمیت کی حامل نہیں۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ امریکہ دریافت ہوا اور اس کے بعد دنیا کے حالات بدلنے شروع ہوئے اور بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ اس وقت یہ بحث کہ کولمبس نے جب امریکہ کو دریافت کیا تھا اس وقت کے کیا حالات تھے۔ زیر بحث لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ سپین کی خواہش تو یہ ہے کہ جس طرح فرانس نے اپنی آزادی کا ۲۰۰ واں سال منایا ہے۔ اسی طرح کولمبس کے ۵۰۰ ویں سال پر سپین بھی کوئی بات کہہ سکے۔ لیکن سپین کے لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ وہاں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی تھی جسے اندرونی طور پر قابل فخر سمجھا جا سکے۔ بہرحال کولمبس کے ذریعے امریکہ کی دریافت کا ۵۰۰ واں سال سپین میں ابھی سے منایا جانا شروع کر دیا گیا ہے اگرچہ اس تقریب کا اصل موقعہ ۱۹۹۲ء ہے۔

لجنہ کالم

خواتین اور مذہب

۶/ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو شملہ میں حضرت فضل عمر نے عورتوں میں وعظ فرمایا اور اس وعظ میں ایک یہ بات بیان فرمائی کہ جس طرح حقیقی آگ کھانا پکا سکتی ہے۔ اسی طرح حقیقی مذہب مفید ہو سکتا ہے۔ مذہب کو صرف اس لئے ماننا کہ ہمارا خاوند یوں کہتا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے ملک میں اسے رکابی یا بینگنی مذہب کہتے ہیں۔ کسی راجہ نے اپنے دربار میں بینگن کی بہت تعریف کی۔ اس کا ایک خوشامدی درباری بھی تعریف کرنے لگا کہ اس کا بدن ایسا ہوتا ہے۔ جیسا کسی صوفی نے چوغہ پہنا ہو۔ اس کی سبز ڈنڈی ایسی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے سبز پگڑی سر پر باندھی ہو۔ سبز پتوں میں ایسا دکھائی دیتا ہے۔ جیسے کوئی عابد عبادت کرتا ہو۔ لیکن کچھ دن کے بعد جب راجے کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوئی۔ تو اس نے دربار میں ذکر کیا کہ بینگن بڑی خراب چیز ہے۔ یہ سن کر وہی درباری کہنے لگا کہ حضور بینگن بھی کوئی سبزی ہے۔ اسے تو سبزیوں میں شمار کرنا حماقت ہے۔ بڑی خراب اور ضرر رساں چیز ہے کسی نے اس سے پوچھا کہ ابھی چند دن ہوئے تم اس کی تعریف کرتے تھے اور اب مذمت کر رہے ہو۔ یہ کیا بات ہے اس نے جواب دیا کہ میں راجے کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں۔ جب انہوں نے تعریف کی تو میں نے بھی کر دی۔ اب جب انہوں نے مذمت کی تو میں نے بھی مذمت کرنی شروع کر دی تو عورتوں کا مذہب بینگنی مذہب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ جو اپنے خاوندوں کے مذہب کو اسی طرح مانتی ہیں۔ (سوائے اس کے جو اللہ چاہے)

مذہب کا فائدہ تو اخلاص اور حقیقت کے جاننے سے ہوتا ہے۔ یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو صرف مردوں کی خوشی اور آرام کے لئے پیدا کیا گیا ہے لیکن دین حق ایسا نہیں کہتا بلکہ سمجھاتا ہے کہ عورتوں پر بھی مذہبی قوانین ایسے ہی عائد ہوتے ہیں جیسے مردوں پر۔ اور جس طرح مردوں کے لئے دینی قوانین کی بجا آوری ضروری ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ جس طرح بھیڑ بکری انسان کے آرام کے لئے۔ اور انکی کوئی مستقل غرض پیدائش کی نہیں۔ اسی طرح عورتیں ہیں۔ پس قرآن کریم جس طرح مردوں کے لئے ہے۔ ویسے ہی عورتوں کے لئے بھی ہے۔ اور نیک عورت جو اس کے حکم کو مانتی ہے۔ اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ اور جو اس کے خلاف کرتی ہے وہ دوزخ کی سزا پائے گی۔ اس لئے سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ عورتوں کے ذہن میں بات ڈالی جائے۔ کہ عورتوں کو بھی مذہب کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی مردوں کو۔

مجالس موصیان

تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیتیں کرنے والوں کا اجلاس بلائے اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

دورِ حاضر کا
سب سے منافع بخش پیشہ؟

الیکشن کے دنوں میں امیدواروں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اس کا پورا اندازہ پولنگ سے ایک دن قبل امیدوار کو دیکھنے سے لگتا ہے۔ تقریریں کر کر کے گلا بیٹھ چکا ہوتا ہے مسلسل کئی راتوں کی شب بیداری سے آنکھیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں۔ اخراجات کر کر کے جیب خالی ہو چکی ہوتی ہے ادھر سے ادھر بھاگ دوڑ کر کر کے حالت بُری ہوتی ہے اور امیدوار کی حالت ہر لحاظ سے قابلِ رحم ہوتی ہے۔

کبھی آپ نے سوچا ہے کہ امیدوار اپنی جان پر یہ ظلم کس لئے کرتا ہے شاید آپ سوچیں کہ عزت اور شہرت کے لئے۔ لیڈری کے لئے، واہ واہ کے لئے۔ یہ باتیں بھی درست ہو سکتی ہیں لیکن فی الحقیقت جو بات بہت اہم ہے وہ یہ ہے کہ انتخاب میں کامیاب ہونے کے بعد ایک ایم این اے پر دولت کے بے پناہ دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور سرکاری طور پر ان کو اتنے بھاری مشاہرے سہولتیں اور رقوم ملتی ہیں کہ دیگر نامعلوم ذرائع سے حاصل ہونے والے مفادات اگر نہ بھی ملیں تو منتخب ایم این اے کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ آج کے دور میں سیاست ایک نہایت منفعت بخش کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق تیسری دنیا کے تمام ممالک میں سے ہمارے ملک کے عوامی نمائندے سب سے بھاری "تنخواہیں" اور معاوضے وصول کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ عوامی نمائندے اپنی تنخواہیں خود ہی مقرر کرتے ہیں۔ اور ہر دفعہ اپنی تنخواہیں بڑھانے کے لئے صرف ان کو ایک بل پاس کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ وہ واحد بل ہوتا ہے جس کی مخالفت اپوزیشن سمیت کوئی نہیں کرتا۔ ایک اخبار نویس کا کہنا ہے کہ ہمارے عوامی نمائندوں کو ایسے ایسے اختیارات حاصل ہیں جو ماضی میں صرف مغل شہزادوں کے نصیب میں ہوتے تھے۔

عوامی نمائندوں کی تنخواہوں اور مراعات میں آخری اضافہ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے دور میں ہوا۔ اور ایک جست میں ان کی سالانہ تنخواہ ۶۶ ہزار روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ ۲۶ ہزار روپے کر دی گئی۔ یعنی دس ہزار پانچ سو روپے ماہانہ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ اضافہ اسوقت ہوا جب اس وقت کے وزیر خزانہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ حکومت غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر رہی ہے۔

عوامی نمائندوں کی تنخواہوں میں کس رفتار سے اضافہ ہوا ہے اس کا اندازہ یوں لگائیے کہ ۱۹۶۶ء میں پارلیمنٹ کے ایک رکن کو ۱۳ ہزار دو سو روپے سالانہ ملتے تھے یعنی قریباً ایک ہزار روپے ماہانہ۔ تنخواہ کے ساتھ ہی دیگر الاؤنس بھی اس رقم میں شامل تھے۔ اس وقت عوامی نمائندوں کو قومی خزانہ سے مجموعی طور پر ۱۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپے ملتے تھے جبکہ اب قومی خزانے سے چار کروڑ اٹھارہ لاکھ ۳۲ ہزار روپے عوامی نمائندوں کو دیئے جاتے ہیں۔ تنخواہوں میں اضافے کی یہ شرح دو ہزار تیرہ فی صد ہے اور یہ ایسا ہوش ربا اضافہ ہے کہ ملک میں کسی بھی ملازمت یا عہدہ پر فائز کوئی بھی شخص اتنے زبردست اضافہ کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ خواب بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس تنخواہ کے ساتھ یہ بھی یاد رکھیں کہ سال کے ۳۶۵ دنوں میں انہیں صرف ۱۳۰ دن اسمبلی سیشن میں جانا ہوتا ہے۔ اور ان دنوں میں ہفتہ وار اور دیگر تعطیلات بھی شامل ہیں جس کا مطلب ہے کہ ساڑھے دس ہزار روپے ماہانہ وصول کرنے کیلئے انہیں مہینے میں صرف گیارہ دن دفتر جانا ہوتا ہے اور اگر وہ اسمبلی سے غیر حاضر بھی رہے تو اس کی تنخواہ نہیں کٹتی۔ صرف یہی نہیں۔ آگے چلیئے۔ ہر رکن اسمبلی یا سینٹ کو مقررہ تنخواہ کے علاوہ تین اور الاؤنس بھی مقررہ مقداریں ملتے ہیں۔ یہ الاؤنس ہیں ۳۰ ہزار روپے سالانہ سفر خرچ الاؤنس۔ یہ الاؤنس رکن اور اس کی فیملی کے پرائیویٹ سفروں کے لئے ہے۔ قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں آنے جانے یا دیگر سرکاری ضروریات کے لئے آنے جانے کے لئے سفر خرچ الاؤنس اس کے علاوہ ملتا ہے۔ آفس الاؤنس ۳۶ ہزار روپے سالانہ۔ اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ رکن اسمبلی کا واقعی کوئی دفتر بھی ہو ٹیلی فون الاؤنس ۲۴ ہزار روپے سالانہ چاہے وہ سال میں ایک بھی کال نہ کرے۔

پارلیمنٹ کے اجلاسوں کے دوران روزانہ ۲۵۰ روپے ڈیلی الاؤنس اور دو روپے فی کلومیٹر سفر خرچ ملتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ لاہور راولپنڈی کا آنے جانے کا فضائی کرایہ ۶۶۰/- روپے ہے جبکہ اس شرح سے بذریعہ سڑک کرایہ گیارہ سو روپے کے قریب بن جاتا ہے۔

ان سہولتوں کے علاوہ عوامی نمائندوں کو بیوی بچوں سمیت بہترین طبی سہولتیں مفت ہیں۔ اس کو پاسپورٹ مفت ملتا ہے۔ وہ لائسنس فیس ادا کئے بغیر ایک اسلحہ (پستول، ریوالور یا بندوق) رکھ سکتا ہے وہ ممنوعہ بور کا اسلحہ یعنی کلاشنکوف وغیرہ رکھ سکتا ہے۔ وہ اور اس کی فیملی ائرپورٹ پر وی آئی پی سہولتوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ وہ ہر ماہ دو ٹیلیفون کنکشن کسی کو بھی دلوا سکتا ہے۔

ان طے شدہ مراعات کے علاوہ اراکین اسمبلی کو پلاٹ بھی دیئے جاتے ہیں اور جس قیمت پر وہ پلاٹ ملتے ہیں اور جو ان کی مارکیٹ کی قیمت ہے اس میں لاکھوں روپے کا فرق ہوتا ہے۔ گویا مفت میں لاکھوں روپے بیٹھے بٹھائے مل جاتے ہیں۔ حکومت میں شامل اراکین کو ان تمام سہولتوں کے علاوہ نیا راستہ اسوقت کھلتا ہے جب وہ کسی سرکاری کمپنی کے ڈائریکٹر بنائے جاتے ہیں یا وزیر مشیر یا وزیر مملکت یا پارلیمانی سیکرٹری وغیرہ کے عہدے پاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عوامی نمائندوں کو ملنے والی یہ رقوم تنخواہ کو چھوڑ کر ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتی ہیں اس کے علاوہ اس پر کوئی پابندی نہیں کہ وہ سارا سال ایک بھی لفظ بولتا ہے یا نہیں اور نہ ہی اس پر یہ پابندی ہے کہ وہ دوران اجلاس ایوان میں موجود رہے بلکہ وہ اسمبلی کیفے ٹیریا میں بیٹھ کر بھی وقت گزار سکتا ہے۔

لاہور سے تشریف لاتے ہوئے جب ایک عیسائی دوست نے یہ باتیں سنیں تو کہنے لگے

کیا خیال ہے؟ آئندہ الیکشن لڑ کر نہ دیکھ لوں۔ پیشہ تو یہ بڑے پیسے والا ہے!!

چوہدری محمد الدین مجاہد راجپوت

یاد رفتگان

میرے بزرگان چوہدری حسین بخش صاحب، چوہدری مہر الدین صاحب، چوہدری اللہ دتہ صاحب کا تعلق گل منج اور کلانور ضلع گورداسپور سے تھا۔ بزرگان مڈل پاس کر کے ضلع جھنگ میں جناب شیخ سراج دین صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے۔ کیونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب کا تعلق رشتہ داری کلانور میں تھی۔ تینوں بھائیوں نے پٹوار پاس کر کے ضلع جھنگ۔ لائلپور (حال فیصل آباد) میں ملازمت شروع کر دی۔ نواں لاہور ضلع لائلپور میں تایا صاحب چوہدری حسین بخش صاحب پٹواری تعینات تھے۔ ایک ان پڑھ درزی میاں نور الدین صاحب کے ذریعہ سے ان تینوں بزرگوں نے احمدیت کا نور حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ میاں نور الدین صاحب کے درجات بلند کرے۔ خدا کی قدرت کہ

باقی ص ۸ پر

جوشاندہ کے اجزاء مؤثرہ کا بہترین مرکب

شربت صدر

نزلہ و زکام کھانسی، گلے کی خراش کا شافی علاج

قیمت ۸/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۱۹:- میں بشریٰ داؤد زوجہ ملک داؤد مظفر احمد قوم خواجہ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۳-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -(۱) زیورات طلائی وزنی ۶ تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۱۹۳۷۵ روپے (۲) مکان واقع ترگڑی مالیتی -/۲۵۰۰۰ روپے جس کے ۱/۸ حصہ کی مالکہ ہوں۔(۳) حق مہر آٹھ ہزار روپے -اس وقت مجھے مبلغ -/۲۹۵۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ بشریٰ داؤد زوجہ ملک داؤد مظفر احمد ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک داؤد مظفر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲- شبیر احمد ثاقب مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۰:- میں وزیر بیگم زوجہ چوہدری عاشق حسین وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ۱۸/۱۳ دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۲-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے -(۱) حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو بڑھ کر دو ہزار روپے ہوگیا ہے (۲) زیورات طلائی ۷۳ گرام مالیتی -/۲۳۵۲۵ روپے (۳) کوٹھی برقبہ ایک کنال مالیتی ۸ لاکھ روپے میرا حصہ ۱/۸ ہے -اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی، ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ۔ وزیر بیگم زوجہ چوہدری عاشق حسین وڑائچ ۱۸/۱۳ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱- چوہدری عاشق حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲- فدا حسین وڑائچ ولد چوہدری سید محمد افسر حفاظت خاص۔

مسل نمبر ۲۷۱۲۱- میں ہدایت بی بی زوجہ صوبیدار عبدالرشید ریٹائرڈ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۲-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی بالیاں وزنی ۳ گرام مالیتی ایک ہزار روپے -(۲) حق مہر بذمہ خاوند دو صد روپے (۳) گائے ایک عدد مالیتی -/۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ - ہدایت بی بی زوجہ صوبیدار عبدالرشید صاحب نزد پولٹری فارم- گواہ شد نمبر ۱- صوبیدار عبدالرشید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲- مولوی فضل احمد شاہد مربی سلسلہ کوارٹر ۵۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ-

مسل نمبر ۲۷۱۲۲:- میں چوہدری سراجدین ولد میاں محمد عبداللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقصیٰ روڈ سراج مارکیٹ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۱-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۴ مرلہ محلہ معظم شاہ چنیوٹ مالیتی -/۲۰۰،۰۰۰ روپے (۲) مکان بشمولہ دو کمرے برقبہ ۶ مرلہ واقع محلہ عثمان آباد مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے (۳) دوکان ۱۸۰ برقبہ ½ 2 مرلہ واقع وارڈ ۱۵ ریل بازار چنیوٹ مالیتی -/۱،۵۰،۰۰۰ روپے (۴) زرعی زمین ۳ کلے مالیتی دو لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۳۰۰ روپے ماہوار بصورت از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد- سراجدین سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ گواہ شد نمبر ۱- نذیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب اقصیٰ روڈ ربوہ گواہ شد نمبر ۲- مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب ۱/۱۳ دارالبرکات ربوہ۔

بقیہ: ایک خط ایک روداد

نوٹ: خاکسار کے پاس ان نوانمدیوں کے فوٹو بھی ہیں گروپ فوٹو جن میں یہ خاکسار بھی ہے اور اُن میں سے ایک نے قرآن حکیم اٹھا رکھا ہے اور ایک نے سیدنا حضرت فضل عمر کا فوٹو۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو وہ بھی ارسال کردوں۔
(ضرور ارسال کریں ہمیں خوشی ہوگی
(ایڈیٹر)

بے بی گروتھ کورس BABY GROWTH COURSE
۳۰ روزہ کورس قیمت -/۲۵

چھوٹا قد کورس DWARFISHNESS COURSE
۱۰۰ روزہ کورس قیمت -/۱۰۰

کمزوری جسم کورس BODY BUILDING COURSE
۳۰ روزہ کورس قیمت -/۴۵

موٹاپا کورس OBESITY COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۶۰

مٹی چھوڑ کورس MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، فتح / دسمبر ۱۳۶۸ھش / ۱۹۸۹ء بروز منگل، بدھ، جمعرات جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے درخواست کردی گئی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان کرے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

بقیہ: یادِ رفتگان

میں بھی ۱۹۵۴ء میں نواں لاہور پٹواری تعینات ہوگیا تھا۔ تینوں بزرگوں نے دیہات میں ملازمت کی۔ ہر جگہ جماعت کی عزت کو اجاگر کیا۔ خود اپنا نیک کردار دکھایا۔ میں نے خود دیکھا کہ والد صاحب نے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو حویلی بہادر شاہ منگوایا، بڑا اثر ہوا تھا۔ ہماری موجودہ نسل خدا کے فضل سے احمدیت کے نور سے حصہ لے رہی ہے۔ علم میں ترقی ہو رہی ہے۔ میرے بھائی صاحب چوہدری احمد دین صاحب سفید پوش زمیندار تھے اور ان کے لڑکے کمالیہ کے علاقہ میں سفید پوش زمیندار ہیں۔ ہماری فیملی کے افراد امریکہ، جرمنی۔ لندن، کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور وغیرہ جگہوں پر آباد ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے نور کی وجہ سے ترقی اور عزت دی ہے۔ خدا کرے آئندہ نسل کو قیامت تک احمدیت سے وابستگی نصیب رہے۔ ماضی کو یاد رکھنے والے ہی کامیاب رہتے ہیں۔ تحریک جدید میں ہمارے بزرگوں کا کھاتہ قیامت تک زندہ رہے گا۔

چندہ وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ

کیا آپ نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کر دیا ہے۔ وقف جدید کے سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ آپ جلد از جلد اپنا چندہ وقف جدید ادا کریں اور حضور ایدہ اللہ الرابع کے ارشاد کے مطابق اپنے لئے بچپن سے ہی برکات کے حصول کے سامان پیدا کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ہمارے دواخانہ کی ربوہ برانچ کے زنانہ حصہ کیلئے ایک لیڈی ورکر کی ضرورت ہے۔ تعلیم کا معیار ایف اے سے کم نہ ہو۔ ۶، ۷، نومبر ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں ۴ بجے شام کے بعد بالمشافہ ملیں۔

مینجر: **دواخانہ حکیم نظام جان**

افصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ فون ۵۵۸

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون: گھر۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

خبریں

غیر ملکی خبریں

• اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے افغانستان میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے تاکہ وہاں ایک وسیع البنیاد حکومت قائم کی جاسکے۔ اور ایک ایسا سیاسی حل تلاش کیا جاسکے جو افغان عوام کے لئے قابل قبول ہو۔ اس قرارداد کی منظوری ۱۵۹ اراکان کی اسمبلی نے بغیر کسی بحث کے اتفاق رائے سے دی۔ قرارداد پاکستان اور سوویت یونین نے تیار کی تھی۔ قرارداد میں مختلف افغان دھڑوں کے درمیان جلد بات چیت شروع کروانے کا بھی مطالبہ کیا ہے اور اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے ہر ممکن کوششیں کریں۔ قرارداد میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ اس مسئلے کے پُر امن حل کے لئے یہ ضروری ہے کہ افغانستان کی خود مختاری علاقائی سالمیت، سیاسی آزادی اور غیر جانبدار اور اسلامی حیثیت کا تحفظ کیا جائے۔ اور افغانستان کے لئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اقتصادی امداد جاری رکھی جائے۔

ملکی خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی۔ تحریک کے حق میں ۱۰۷ ووٹ آئے جبکہ اس کی کامیابی کے لئے ۱۱۹ ووٹوں کی ضرورت تھی۔ اس تحریک کے حق میں آئی جے آئی کے اراکین کے علاوہ ایم کیو ایم کے ۱۴، پیپلز پارٹی کے ۲، اور فاٹا کے ۴، اراکین نے ووٹ دیئے۔ جو اراکین ووٹنگ کے دوران اجلاس میں شامل نہیں۔ ان میں خان عبد الولی خان، ممتاز تارڑ، مختار اعوان اور ایوب الائی شامل تھے۔ آئی جے آئی کے تین اراکین رئیس شبیر احمد غلام محمد احمد مانیکا اور عطا مانیکا نے تحریک کے حق میں ووٹ نہیں دیا۔ اجلاس شروع ہونے پر پیپلز پارٹی کے رکن خورشید عالم چیمہ جو اپوزیشن کے ساتھ سے اٹھ کر پیپلز پارٹی کی طرف واپس آگئے۔ یہ تحریک اپوزیشن کے لیڈر غلام مصطفیٰ جتوئی نے پیش کی اور مولانا فضل الرحمٰن اور ڈاکٹر عمران فاروق (ایم کیو ایم) نے تقاریر کیں حکومتی پارٹی کی طرف سے صرف وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے تقریر کی جس میں انہوں نے چیلنج کیا کہ اگر میرا ایک بھی وزیر رشوت خور ہو تو عدالت میں جائیں اور ثابت کریں میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر چیلنج کرتی ہوں۔ بے نظیر نے اپوزیشن کو مذاکرات کی بھی دعوت دی۔ تحریک ناکام ہونے پر اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے اپنی شکست تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔

• پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو ہرا کر پہلا نہرو کپ جیت لیا ہے۔ سلیم ملک نے ۷۱، رنز بنائے جبکہ اعجاز، عمران خان اور رمیز راجہ نے شاندار کھیل پیش کیا۔ عمران خان کو مین آف دی میچ اور مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔ پاکستان نے پہلی بار عالمی سطح کا اس اہمیت کا ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ جیتا ہے۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبد الحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مینجر **مشہور دواخانہ** فون ۹۰۶

نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ